S-2002-1-573-580

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2002 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

علاقائی منتظم اور تادیبی اتھارٹی، اسٹیٹ بینک آف انڈیا حیدرآباد اور دیگر

بنام۔

ایس محمد گافار

16 اگست 2002

ڈوریسوامی راجو اور شیوراج وی پاٹل، جسٹسز۔

ملازمت کا قانون:

اسٹیٹ بینک آف انڈیا ضابطہ قواعد-ساستری ایوارڈ اور دیسائی ایوارڈ کے زیر انتظام-ساستری ایوارڈ کا پیراگراف (4) 521 اور 5 (ایف) اور دیسائی ایوارڈ کا پیراگراف 10.28-متادیبیہ جاتی کارروائی-بدعملی الزام-الزام ثابت-سزا کا تعین-عدالت عالیہ نے بدانتظامی کو سنگین بدانتظامی نہیں قرار دیا اور تادیبی اتھارٹی کو صرف معمولی سزا دینے کی ہدایت کی-اپیل پر، الزام 'مجموعی بدانتظامی' کا حامل ہوگا-عدالت عالیہ اپنی تعریف کے تناظر میں ملازم کا 'مجموعی بدانتظامی' کے بیان محاورہ کو مختلف کارروائیوں اور غلطیوں کے خاص حوالے سے سمجھنے پر مجبور تھی۔

آئین ہند 1950-آرٹیکل 226-دائرہ اختیار کے تحت-تادیبی اتھارٹی کے ذریعہ عائد سزا کی مقدار میں مداخلت-منعقد: اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ اس طرح کا نفاذ نا قابل قبول نہ ہو یا یہ عدالت-ملازمت قانون-محکمہ جاتی کارروائی کے ضمیر کو جھٹکا نہ دے۔

الفاظ اور جملے:

مجموعی بدعملی' اور' معمولی بدعملی'-اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے تناظر میں معنی ساستری ایوارڈ کے زیر انتظام قواعد-پیراگراف (4)521 اور (6)521۔

اس سمیت الزامات یا اس کے حق میں غیر مجاز تین اضافہ شامل کرنے پر جس کا جواب دہندہ جائز طور پر حقدار نہیں تھا، اسے معطل کر دیا گیا۔

محکمہ جاتی تفتیش کے بعد الزامات ثابت ہوئے۔تادیبی اتھارٹی نے اگرچہ ملازمت سے فارغ ہونے کی سزا دینے کی تجویز پیش کی، لیکن جواب دہندہ کی وضاحت پر غور کرنے پر، ایک نرم رویہ اختیار کیا اور مجوزہ سزا کو خصوصی الاؤنس کی واپسی

میں تبدیل کر دیا، جیسا کہ ساستری ایوارڈ کے پیراگراف 521(5)(ایف) اور دیسائی ایوارڈ کے پیراگراف 10.28 میں فراہم کیا گیا ہے۔

جواب دہندہ نے تحریری درخواست دائر کی جس میں عدالت عالیہ کے واحد جج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ الزام ثابت ہو گیا ہے اور یہ سنگین نوعیت کی 'سنگین بدعملی' ہے اور اس لیے تادیبی اتھارٹی کے حکم میں مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے رٹ اپیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ جس بنیاد پر سزا کی درخواست کی گئی ہے اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت عظمیٰ نے اہلیت پر نئے سرے سے نمٹانے کے لیے رٹ اپیل کی بحالی کی ہدایت کرنے والی اپیل کو منظور کر لیا۔

اس کے بعد، ڈویژن بنچ نے اگرچہ واضح طور پر پایا کہ یہ طرز عمل 'بدعملی' کے مترادف ہوگا لیکن اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ساستری ایوارڈ کے پیراگراف 521 کے ذیلی پیراگراف (1)4 کے معنی میں اس طرح کی سنگین بدعملی نہیں ہے اور اس لیے تادیبی کو کالعدم قرار دیا اور تادیبی اتھارٹی کو ہدایت کی کہ وہ صرف معمولی تادیبی دینے کے لیے معاملے پر نئے سرے سے غور کرے۔

اس عدالت میں اپیل میں اپیل کنندہ بینک نے دعوی کیا کہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے سزا کی مقدار میں مداخلت نہیں کی جا سکتی؛ اور یہ کہ جواب دہندہ کی طرف سے کی گئی بدعملی پیراگراف (4) 521 میں تصور کردہ 'مجموعی بدعملی' بیان محاورہ میں آئے گی۔

جواب دہندہ نے دعوی کیا کہ اس نے 'اسٹیٹ بینک آف انڈیا رضا کارانہ سبکدوش اسکیم' کے تحت رضا کارانہ سبکدوش کا انتخاب کیا ہے جس کے بعد سے وہ ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں، عدالت عالیہ کے فیصلے میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. رضا کارانہ سبکدوشی کی حقیقت کا ان کارروائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جو سزا کی نوعیت، مالی دعووں اور فریقین کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہ خصوصی الاؤنس کی واپسی کے ذریعے مسترد کی گئی رقم کی وصولی کے لیے دعوی کر سکتا ہے، اس معاملے کا فیصلہ کرنے سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔ (578-جی، ایچ)

2.1.' مجموعی بدعملی' کے بیان محاورہ کو اقتباس میں نہیں دیکھا یا نہیں دیکھا یا اس پر غور نہیں کیا جا سکتا یا جیسا کہ یہ ظاہر ہوا یا عدالت کے تاثر پر اپیل کی گئی، کسی بھی صورت میں، جہاں تک معاملے کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں سروس کی شرائط ساستری ایوارڈ اور دیسائی ایوارڈ اور خاص طور پر ساستری ایوارڈ کے پیراگراف (4)521 کے تحت طرز عمل کے قواعد کے تحت چلتی ہیں اور غیر واضح الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی ملازم کی طرف سے کمیشن اور غلطی کی مختلف مثالوں کو شمار کر کے 'مجموعی بدعملی' کے بیان محاورہ کا کیا مطلب ہوگا۔ اسی طرح، ساستری ایوارڈ کے پیراگراف (6)521 میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ 'معمولی بدعملی' کے بیان محاورہ کا مطلب کیا ہوگا جس میں کسی ملازم کی طرف سے کمیشن اور غلطی کی مثالوں کو یکساں طور پر شمار کیا جائے۔ فریقین کے حقوق پر حکمرانی کرنے والے اس طرح کے عجیب و غریب موقف کے پیش نظر، عدالت اس بات کی پابند تھی کہ وہ تعریف کے تناظر میں 'مجموعی بدعملی' کے بیان محاورہ کی تشریح کرے، خاص طور پر ایک ملازم کی طرف سے شمار کردہ مختلف اعمال اور غلطیوں کے حوالے سے۔ (579-

سی،ڈی)۔

2.2.' معمولی بدعملی' کے بیان محاورہ کی وضاحت کے لیے شمار کی گئی مثالیں اس بات کی نشاندہی کریں گی کہ وہ معمول کی خامیاں یا خامیاں ہیں یا ایسی کارروائیاں ہیں جن کے کوئی براہ راست منفی مالی مضمرات نہیں ہیں یا بینک کے اثاثوں یا مالی مفادات کو نقصان نہیں پہنچا ہے جس کا دعوی اور اضافہ کا فائدہ اٹھانا جس کا جواب دہندہ حقدار نہیں تھا اور وہ بھی جب وہ دفعہ میں ڈیل کرنے والا شخص تھا تو مجاز اتھارٹی کی منظوری یا منظوری کے بغیر، شاستری ایوارڈ کے تحت مذکورہ بیان محاورہ سے منسوب معنی پر تشدد کیے بغیر اسے 'مجموعی بدعملی' کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ خاص طور پر اس تناظر میں جس میں اس معاملے کے لیے 'مجموعی بدعملی' کے الفاظ کی تشریح کی جانی چاہیے، ثابت کیا گیا الزام یقینی طور پر 'سنگین بدعملی' کا حامل ہوگا اور اس کے نتیجے میں تادیبی اتھارٹی کے پاس مناسب طریقے سے پورا کرنے کے لیے اپنی پسند کی سزا عائد کرنے کی صوابدید ہوگی۔ مقدمہ کو یا تو انکار نہیں کیا جائے گا یا آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار کے استعمال میں کٹوتی اور مداخلت نہیں کی جائے گی۔(579- جی-ایچ؛ 580-اے،بی)

3. متادیبیہ جاتی کارروائیوں میں، جہاں تک جرمانے یا سزا کے نفاذ کا تعلق ہے، جب تک کہ تادیبی یا اپیلٹ اتھارٹی کی طرف سے عائد کی گئی سزا یا سزا یا تو ناقابل قبول نہ ہو یا ایسی سزا جس سے عدالت عالیہ کے ضمیر کو دھچکا لگے، اسے عام طور پر اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے یا اپنی رائے کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے اور یا تو کوئی دوسری سزا یا جرمانہ عائد کرنا چاہیے یا اتھارٹی کو اپنی پسند کی سزا کی مخصوص نوعیت یا زمرہ نافذ کرنے کی ہدایت نہیں کرنی چاہیے۔ لہذا، اس طے شدہ اصول کو نظر انداز کرتے ہوئے عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ منظور نہیں کیا جا سکتا۔(580-سی،ڈی)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار:2002 کی دیوانی اپیل نمبر 5072۔

1993 کے ڈبلیو اے نمبر 256 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 8.8.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

ہریش این سالوی، سالیسیٹر جنرل، راجیو کپور اور سنجے کپور، اپیل گزاروں کی طرف سے۔

جواب دہندہ کی طرف سے جی رام کرشن پرساد اور وسے خان۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈی راجو، جسٹس: خصوصی اجازت دی گئی۔

یہاں جواب دہندہ نے سال 1967 میں بطور کلرک اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی خدمت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ جب وہ کرنول بازار برانچ، کرنول میں خدمات انجام دے رہے تھے، تو ان کے خلاف تادیبی شروع کی گئی اور انہیں 11.7.1975 پر معطل کر دیا گیا جس کے بعد 23.10.1975 پر چار الزامات مرتب کرتے ہوئے چارج شیٹ جاری کی گئی۔ چونکہ کچھ الزامات یعنی 1,3 اور 4 کے سلسلے میں فوجداری کارروائی بھی شروع کی گئی تھی اور فوجداری عدالت کے ذریعے جواب دہندہ کو بری کرنے کے نتیجے کے طور پر، جس کی اپیلٹ عدالت نے بھی تصدیق کی تھی، محکمہ جاتی کارروائی میں بنائے گئے ان

الزامات کے سلسلے میں مزید تحقیقات نہیں کی گئیں۔ اس کے بعد، جواب دہندہ کے خلاف ایک اور چارج شیٹ جاری کی گئی جس کی تاریخ 19.10.1985 تھی جس میں دو الزامات تھے، جن میں سے ایک سابقہ محکمہ جاتی کارروائی سے متعلق تھا۔ جواب دہندہ کو دوبارہ بلاثر 26.10.1985 معطلی کے تحت رکھا گیا۔ جب الزامات کے پہلے سیٹ سے متعلق فوجداری کارروائی، جو اوپر نوٹ کی گئی تھی، زیر التواء تھی، تو جواب دہندہ کو 5.4.1983 پر ہیڈ کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا، جسے بعد میں بلاثر 25.10.1983 بھی باقاعدہ کیا گیا۔ اس مرحلے پر یہ نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ ہیڈ کلرک کے طور پر اس طرح کی تقرری عدالت عالیہ کی طرف سے تحریری کارروائی میں منظور کیے گئے کچھ احکامات کی روشنی میں کی گئی تھی اور یہ اس شرط کے ساتھ کیا گیا تھا کہ جواب دہندہ کی ترقی گھریلو تحقیقات کے نتیجے اور بری ہونے کے خلاف اپیل کے تابع ہو گی، جو اس وقت عدالت میں زیر التوا تھی۔

جب کہ معاملات اس طرح کھڑے تھے، دونوں الزامات کی محکمہ جاتی تفتیش کی گئی، جو مندرجہ ذیل تھی:-

"1. یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے سید عبدالقیوم حسین صاحب کے حق میں حیدرآباد میں کرنول بازار برانچ کی طرف سے جاری کردہ 500 روپے کے لیے No.BB.255680 تاریخ 19.2.1973 کے مسودے کو خفیہ طور پر اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور وصول کنندہ کے جعلی دستخط کر کے اسے 2.3.1973 پر نقدی بنالی ہے۔

2. یہ مزید الزام لگایا جاتا ہے کہ مارچ 1981 کے دوران، جب آپ اسٹیبلشمنٹ دفعہ میں کلرک کے طور پر کام کر رہے تھے، آپ نے اسٹیبلشمنٹ رجسٹر تیار کیا اور 1976 سے 1978 کے سالوں سے متعلق اپنے لیے غیر مجاز طور پر تین اضافے شامل کیے، جس مدت کے دوران آپ معطلی کے تحت تھے اور اضافے نکالے حالانکہ آپ 6 اکتوبر 1978 کو آپ کو دیے گئے بحالی کے حکم کے مطابق اس کے حقدار نہیں ہیں۔

انکوائری افسر نے دونوں الزامات کو ثابت قرار دیا۔ اس کے بعد، تادیبی اتھارٹی نے، حالانکہ وضاحت پر غور کرتے ہوئے اور نرمی سے غور کرتے ہوئے، دیسائی ایوارڈ کے پیراگراف 18.28 کے ساتھ پڑھے جانے والے ساستری ایوارڈ کے پیراگراف 521(5)(e) میں فراہم کردہ بینک سروس سے نکالنے کی سزا دینے کی تجویز پیش کی، بینک سروس سے نکالنے کی مجوزہ سزا کو خصوصی الاؤنس (ہیڈ کلرک الاؤنس) کے انخلا میں سے ایک میں تبدیل کر دیا جیسا کہ ساستری ایوارڈ کے پیراگراف (5)(f) 521 میں پیراگراف کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ دیسائی ایوارڈ کا پیراگراف 10.28 اور اس کے مطابق 31.3.1988 پر حتمی احکامات جاری کیے۔ جواب دہندہ کی طرف سے اس کے خلاف دائر کی گئی اپیل کامیاب نہیں ہوئی۔ اس کے بعد، 1988 کی تحریری درخواست نمبر 13011 کو کالعدم قرار دینے کے لیے دائر کیا گیا۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے اپنے مورخہ 3.12.1992 کے فیصلے کے ذریعے تحریری درخواست کو اس خیال پر مسترد کر دیا کہ نہ صرف الزامات کا چارج نمبر 2 ثابت ہوا ہے، بلکہ یہ سنگین نوعیت کی سنگین بدعملی ہے اور اس کے نتیجے میں مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ جب اپیل (1993 کی تحریری اپیل نمبر 256) میں معاملے کی پیروی کی گئی تو ڈویژن بنچ نے 9.10.1996 کے ایک حکم کے ذریعے اس خیال پر مداخلت کرنے سے انکار کر دیا کہ زمین پر سزا کی مقدار کو چیلنج کرنے کی درخواست مذکورہ اپیل میں نہیں کی جا سکتی۔ جواب دہندہ نے 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 3842 میں اس عدالت کے

سامنے مزید اپیل پر معاملے کی پیروی کی اور اس عدالت کے ایک حکم کے ذریعے، اپیل کی اجازت دیتے ہوئے اور ڈویژن بینچ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، تحریری اپیل (1993 کی تحریری اپیل نمبر 256) کو عدالت عالیہ کی فائل میں بحال کرنے کی ہدایت کی، جسے اہلیت پر نئے سرے سے نمٹا دیا جائے۔ اس کے بعد، عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے اس اپیل میں چیلنج کیے گئے 8.8.2001 کے ایک حکم کے ذریعے عائد کی گئی سزا کو کالعدم قرار دے دیا اور تادیبی اتھارٹی کو ہدایت کی کہ وہ صرف معمولی سزا عائد کرنے کے معاملے پر نئے سرے سے غور کرے۔ اگرچہ ڈویژن بنچ نے جواب دہندہ کی جانب سے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ شکایت کردہ ایکٹ، جو کہ دوسرے الزام کا موضوع تھا، ثابت ہوا، صرف ایک غلطی ہے جو بدعملی مترادف نہیں ہے، ایک واضح نتیجہ ریکارڈ کرتے ہوئے کہ اس طرح کا یکطرفہ عمل اضافے کو اپنے حق میں کھینچنے کا، جس کا وہ حقدار نہیں تھا اور وہ بھی جب وہ مجاز اتھارٹی سے کسی منظوری یا منظوری کے بغیر متعلقہ ہیڈ کلرک کے طور پر خدمات انجام دے رہا تھا، بدعملی مترادف ہوگا، اسی وقت یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ یہ پیرا 521 کے ذیلی پیراگراف (1) 4 کے معنی میں اس طرح کی سنگین بدانتظامی نہیں ہے۔ ساستری ایوارڈ کا 1 اور اس لیے عائد کی گئی سزا کو پائیدار نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔ یہ اس طرح کے نقطہ نظر پر لیا گیا ہے اور اس بنیاد پر کہ چونکہ عائد کی گئی سزا دونوں الزامات پر درج کردہ نتائج کے مجموعی اثر کا نتیجہ تھی کہ وہ ثابت ہوئے، اس لیے سزا کی مقدار پر ایک نیا غور ضروری ہو گیا۔

ناراض ہو کر بینک اس عدالت میں اپیل پر آیا ہے۔

اپیل کنندہ بینک کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سالیسیٹر جنرل نے دلیل دی کہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے سزا کی مقدار میں اتنی ہلکی مداخلت نہیں کی جا سکتی، عدالت نے فیصلہ دیا کہ جواب دہندہ کی کارروائی بدعملی ہے، گویا اپیلیٹ کا دائرہ اختیار اختیار کا استعمال کرتے ہوئے۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ جواب دہندہ کی طرف سے کی گئی بدعملی پیراگراف (4) 521 میں تصور کردہ 'مجموعی بدعملی' بیان محاورہ میں آئے گی اور یہ کہ الفاظ 'مجموعی بدعملی' کو اس تناظر میں سمجھایا سمجھا جانا چاہیے جیسا کہ پیراگراف (6) 521 کے برعکس اس میں بیان کردہ ملازم کی طرف سے مختلف کارروائیوں اور غلطیوں کو سمجھا جانا چاہیے، جس میں 'معمولی بدعملی' کے بیان محاورہ کی وضاحت کی گئی ہے اور اس کے نتیجے میں ڈویژن بینچ کے لیے اس کو انٹم میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا، جو خود، فاضل وکیل کے مطابق، لینن کی طرف تھا۔

اس کے برعکس، جواب دہندہ کے وکیل نے بڑی شدت کے ساتھ، نیچے دی گئی عدالتوں کے احکامات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرتے ہوئے، جواب دہندہ کی طرف سے دائر اپیل میں اس عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے پہلے حکم اور ساستری ایوارڈ اور دیسائی ایوارڈ کے متعلقہ پیراگراف میں دلیل دی کہ ڈویژن بینچ کا نظریہ غیر معمولی ہے اور اس لیے اس میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ جواب دہندہ نے اسٹیٹ بینک آف انڈیا رضا کارانہ سبکدوش اسکیم کے تحت رضا کارانہ سبکدوش کا انتخاب کیا ہے اور اس کے بعد سے وہ ڈبلیو ای ایف سروس سے سبکدوش ہو چکا ہے۔ ڈویژن بینچ کے حکم میں مداخلت کرنے کا شاید ہی کوئی جواز ہو۔

ہم نے دونوں طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی عرضیوں پر غور سے غور کیا ہے۔ جیسا کہ اپیل کنندہ بینک کے فاضل وکیل نے صحیح طور پر زور دیا ہے، رضا کارانہ سبکدوشی کی حقیقت کا ان کارروائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جو سزا کی

نوعیت، مالی دعووں اور فریقین کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جواب دہندہ خصوصی الاؤنس (ہیڈ کلرک الاؤنس) کی واپسی کے ذریعے انکار کی گئی رقوم کی وصولی کے لیے دعوی کر سکتا ہے، اس مسئلے کا فیصلہ کرنے سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔

اس معاملے میں خاص طور پر پائے جانے والے حقائق پر کہ جواب دہدنہ اسٹیبلشمنٹ دفعہ میں کام کرتے ہوئے اور اسٹیبلشمنٹ رجسٹر تیار کرتے ہوئے ان سالوں سے متعلق اپنے لیے غیر مجاز طور پر تین اضافے شامل کیے گئے جن کا وہ مجاز اتھارٹی کی کسی منظوری یا منظوری کے بغیر جائز طور پر حقدار نہیں تھا اور ڈویژن بنچ کی طرف سے بھی مزید اس خیال پر پہنچا کہ یہ محض غلطی نہیں ہے بلکہ واقعی بدعملی ہے، یہ سمجھ سے باہر ہے کہ عدالت یہ فیصلہ کرنے کے لیے مزید کیسے آگے بڑھ سکتی ہے کہ یہ ایک سنگین بدعملی نہیں ہے۔ بیان محاورہ 'مجموعی بدعملی' کو اقتباس میں نہیں دیکھا جانا چاہیے یا اس پر غور نہیں کیا جا سکتا یا جیسا کہ یہ ظاہر ہوا یا عدالت کے تاثر پر اپیل کی گئی، کسی بھی صورت میں، جہاں تک معاملے کا تعلق ہے۔ بلاشبہ، اس سلسلے میں سروس کی شرائط ساستری ایوارڈ اور دیسائی ایوارڈ اور خاص طور پر پیراگراف (4)521 کے تحت طرز عمل کے قواعد کے تحت چلتی ہیں اور غیر واضح الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ 'مجموعی بدعملی' کے بیان محاورہ کا کیا مطلب ہوگا، کسی ملازم کی طرف سے کمیشن اور غلطی کی مختلف مثالوں کو شمار کر کے۔ اسی طرح، ساستری ایوارڈ کے پیراگراف (6)521 میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ 'معمولی بدعملی' کے بیان محاورہ کا مطلب کیا ہوگا جس میں کسی ملازم کی طرف سے کمیشن اور غلطی کی مثالوں کو یکساں طور پر شمار کیا جائے۔ فریقین کے حقوق پر حکمرانی کرنے والے اس طرح کے عجیب و غریب موقف کے پیش نظر، عدالت اس بات کی پابند تھی کہ وہ تعریف کے تناظر میں 'مجموعی بدعملی' کے بیان محاورہ کی تشریح کرے، خاص طور پر ایک ملازم کی طرف سے مختلف شمار شدہ اعمال اور غلطیوں کے حوالے سے۔ ایسا کرنے میں، کم از کم دو شمار شدہ پہلوؤں کی تشہیر کرنا مفید ہوگا، جو مندرجہ ذیل ہیں:-

"(j) بینک کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرنا یا سنگین لاپرواہی یا لاپرواہی جس میں بینک کو سنگین نقصان پہنچنے کا امکان ہو؛

(m)/(n) جان بوجھ کر بینک میں اپنی ملازمت سے متعلق یا اس کے سلسلے میں کسی بھی دستاویز میں غلط بیان دینا۔

اس کے برعکس، 'معمولی بدانتظامی' کے بیان محاورہ کی وضاحت کرنے کے لیے شمار کی گئی مثالیں اس بات کی نشاندہی کریں گی کہ وہ معمول کی خامیاں ہیں یا خامیاں ہیں یا ایسی کارروائیاں ہیں جن سے بینک کے اثاثوں یا مالی مفادات کو کوئی براہ راست منفی مالی مضمرات یا نقصان نہیں ہوتا ہے اور اضافے کا دعوی اور فائدہ اٹھانا جس کا جواب دہندہ کو حقدار نہیں ٹھہرایا گیا تھا اور وہ بھی جب وہ دفعہ میں ڈیل کرنے والا شخص تھا تو مجاز اتھارٹی کی منظوری یا منظوری کے بغیر، شاستری ایوارڈ کے تحت مذکورہ بیان محاورہ سے منسوب معنی پر تشدد کیے بغیر اسے محض ایک سنگین بدعملی طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ کوئی بھی شرح، شمار شدہ مثالیں جیسے '(جے)' اور '(ایم)/(این)'، اوپر نوٹ کی گئی ہیں۔ ہمارے خیال میں، خاص طور پر اس تناظر میں جس میں اس معاملے کے لیے 'مجموعی بدعملی' کے الفاظ کی تشریح کی جانی چاہیے، ثابت کیا گیا الزام یقینی طور پر 'سنگین بدعملی' کا حامل ہوگا اور اس کے نتیجے میں تادیبی اتھارٹی کے

پاس مقدمے کی ضروریات کو مناسب طریقے سے پورا کرنے کے لیے اپنی پسند کی سزا عائد کرنے کی صوابدید سے اسے انکار نہیں کیا جا سکتا یا آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار کے استعمال میں مداخلت اور مداخلت نہیں کی جا سکتی۔

ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس طے شدہ موقف کو نظر انداز کر دیا ہے کہ محکمہ جاتی کارروائیوں میں، جہاں تک جرمانے یا سزا کے نفاذ کا تعلق ہے، جب تک کہ تادیبی یا اپیلیٹ اتھارٹی کی طرف سے لگائی گئی سزا یا سزا یا تو ناقابل قبول نہ ہو یا ایسی نہ ہو جس سے عدالت عالیہ کے ضمیر کو دھچکا لگے، اسے عام طور پر اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے یا اپنی رائے کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے اور یا تو کوئی دوسری سزا یا جرمانہ عائد کرنا چاہیے یا اتھارٹی کو اپنی پسند کی سزا کی ایک خاص نوعیت یا زمرہ نافذ کرنے کی ہدایت نہیں کرنی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس طے شدہ اصول کو نظر انداز کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو اپنی منظوری نہیں دے سکتے۔ نتیجتاً، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ڈویژن بنچ کا فیصلہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور فاضل واحد جج کا فیصلہ بحال ہو جائے گا۔ بنا اخراجات کے۔

کے۔کے۔ٹی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document